معدے کے السر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0525

تاریخ اجراء: 27 شعبان المعظم 1446ھ / 26 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج سے کچھ دن پہلے میرے معدے میں تکلیف اٹھی اور کھانا وغیرہ بالکل ہضم نہیں ہو رہا تھا، اس کے بعد میں نے علاج کروایا تو یہ تکلیف ختم ہو گئی، لیکن اب معدہ بھاری بھاری رہتا ہے، ڈاکٹر نے معدے کا السر مجھے بتایا ہے، اس کا بھی علاج ابھی چل رہا ہے، تو کیا میں اس کی وجہ سے رمضان کے روزے چھوڑ سکتا ہوں؟ میرے گھر میں میری ایک بہن کو یہی تکلیف ہے، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اس بیماری میں کھاتے پیتے رہنا ضروری ہوتا ہے ورنہ خالی پیٹ رہنے سے تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

معدے کا السر ہو یا کوئی اور بیماری، یہ مطلقاً روزے چھوڑنے کیلئے شرعی عذر نہیں مانا جائے گا، بہت سے معدے کے السر والے مریض ایسے ہیں جو رمضان شریف کا روزہ رکھتے ہیں اور ان کی بیماری نہیں بڑھتی، لہٰذا اگر ایسی معمولی قسم کی بیماری ہو تو روزہ چھوڑنے کیلئے عذر نہیں، اگر چھوڑیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ ہاں اگر معدے کے السر کی نوعیت اس طرح کی ہو کہ روزہ رکھنا ضرر کا باعث ہو یعنی اگر روزہ رکھا جائے تو مرض بڑھ جانے یا دیر سے صحیح ہونے کا غالب گمان ہو تو ایسی صورت میں روزہ چھوڑ سکتے ہیں اور صحیح ہونے پر اس کی قضاء لازم ہو گی اور یہاں غالب گمان سے مراد یہ ہے کہ یا تو مرض بڑھ جانے وغیرہ کی کوئی واضح نشانی و علامت پائی جائے یا مریض کا تجربہ ہو یا کسی مسلمان ماہر ڈاکٹر نے خبر دی ہو جس کا فاسق ہونا، معلوم نہ ہو اور اگر ایسا طبیب نہ ہو تو کم از کم یہ ہو کہ وہ ڈاکٹر اپنی فنی مہارت میں معروف ہو، محض ڈگریوں کی لائنوں کو دیکھ کر ماہر نہ سمجھا جائے اور اس میں بھی احتیاط یہ ہے کہ ایک سے زائد ڈاکٹروں سے رائے لے۔

یہ بات یاد رہے کہ محض آپ اپنی بہن کے بتائے ہوئے تجربے کی بنیاد پر روزہ نہیں چھوڑ سکتے، کیونکہ یہاں شرعاً خود مریض کا تجربہ معتبر ہے، کسی دوسرے شخص کے کہنے پر روزہ چھوڑنا، جائز نہیں، اگرچہ وہ بھی اسی مرض میں مبتلا ہو۔

مریض کے روزہ رکھنے نہ رکھنے کے احکام کے متعلق، امام برہان الدین مرغینانی علیہ الرحمۃ ہدایہ میں لکھتے ہیں:” و من كان مريضافي رمضان فخاف إن صام ازداد مرضه أفطر وقضى “ترجمہ: اور جو رمضان میں بیمار ہو اور اس کو روزہ رکھنے پر مرض بڑھ جانے کا خوف ہو تو وہ روزہ نہ رکھے اور قضا کرے۔ (الهداية شرح البداية، ج 01، ص 123، دار احياء التراث العربي - بيروت - لبنان

غایۃ السروجی شرح ہدایہ میں ہے:”ان بعض الامراض ينفعه الصوم والبعض يضره وليس كل الامراض تضر الصائم فلم يصلح نفس المرض ان يجعل ضابطا والسفر الطويل مظنة المشقة و الحرج فادير الحكم عليه ۔۔ وفى الذخيرة: المرض الذى يبيح الفطر: مايخاف منه الموت اوزيادة المرض ومثله فى مختصر ابى حسن الكرخى “ترجمہ: بعض بیماریوں میں روزہ فائدہ مند ہوتا ہے اور بعض میں نقصان دہ ہوتا ہے اور ہر مرض روزے دار کو نقصان نہیں پہنچاتا تو نفس مرض کو ضابطہ بنانا ممکن نہیں اور لمبا سفر مشقت و حرج کا باعث ہے تو اسی حرج و مشقت پر مسئلہ کی بنیاد رکھی جائے گی اور ذخیرہ میں ہے کہ وہ مرض جس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز ہو جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ جس سے موت کا یا مرض بڑھ جانے کا خوف ہو اور اسی کی مثل مختصر ابو الحسن الکرخی میں ہے۔ (غاية السروجى شرح الهداية، ج 07، ص 414، مكتبة الامام الذهبى للنشر والتوزيع)

امام ابن الہمام علیہ الرحمۃ فتح القدیر میں لکھتے ہیں:”أن قوله تعالى {فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر} يبيح الفطر لكل مريض، لكن القطع بأن شرعية الفطر له إنما هو لدفع الحرج، و تحقق الحرج منوط بزيادة المرض أو إبطاء البرء أو فساد عضو، ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض، والاجتهاد غير مجرد الوهم، بل هو غلبة الظن عن أمارة أو تجربة أو بإخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق “ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے، ہر مریض کیلئے روزہ چھوڑنے کو مباح قرار دیتا ہے، لیکن یہ بات بھی یقینی ہے کہ اس کیلئے روزہ چھوڑنے کی اجازت دفعِ حرج کی وجہ سے ہے اور حرج کا متحقق ہونا مرض بڑھ جانے یا دیر سے صحیح ہونے یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کے ساتھ متعلق ہے، پھر اس کی معرفت مریض کے اجتہاد سے ہوگی اور اجتہاد سے مراد صرف وہم نہیں ہے بلکہ وہ غالب گمان مراد ہے جو کسی

علامت یا تجربہ یا ایسے مسلمان ڈاکٹر کے بتانے سے حاصل ہو جس کا فسق ظاہر نہ ہو۔(فتح القدیر، ج02، ص350، دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں:"جو شخص روزہ خود رکھ سکتا ہو اور ایسا مریض نہیں جس کے مرض کو روزہ مضر ہو، اس پر خود روزہ رکھنا فرض ہے اگرچہ تکلیف ہو۔"(فتاوی رضویہ، ج10، ص521، رضا فاؤنڈیشن)

تجربہ سے مراد خود مریض کا اپنا تجربہ ہے، دوسرے کے تجربہ کی بنیاد پر روزہ چھوڑنا، جائز نہیں اگرچہ دونوں کا مرض ایک جیسا ہو، چنانچہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے لکھا:"(قولہ أو تجربۃ) ولو کانت من غیر المریض عند اتحاد المرض ط عن أبي السعود" ترجمہ:(شارح علیہ الرحمۃ کا قول: یا تجربہ ہو) اگرچہ یہ مریض کے علاوہ کسی اور شخص کا تجربہ ہو جبکہ دونوں کا مرض متحد ہو (تب بھی روزہ چھوڑ سکتا ہے)، اس کو طحطاوی علیہ الرحمۃ نے ابو السعود علیہ الرحمۃ سے نقل کیا۔(رد المحتار علی الدر المختار، ج02، ص422، دار الفکر)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ اس پر جد الممتار میں لکھتے ہیں:"اقول: لم یعزہ لاحد وفی الاستناد الی اطلاق التجربۃ نظر، لان المتبادر من التجربۃ تجربۃ نفسہ، ولا شک ان النفع والضرر یختلف باختلاف الامزجۃ مع اتحاد المرض وکذا اختلاف البقاع وکذا اختلاف الموسم الی غیر ذالک من الخصوصیات" ترجمہ: میں کہتا ہوں: انہوں نے اس کو کسی کی طرف منسوب نہ کیا اور تجربہ کو اس طرح مطلق رکھنے سے استناد کرنے میں نظر ہے، کیونکہ تجربہ سے متبادر خود اس کا اپنا تجربہ ہے، اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگرچہ مرض متحد ہو پھر بھی مزاجوں کے مختلف ہونے سے نفع اور نقصان بھی مختلف ہو جاتا ہے، اسی طرح جگہوں کے مختلف ہونے، موسم کے مختلف ہونے اور ایسے ہی ان کے علاوہ دوسری خصوصیات کا معاملہ ہے۔(جد الممتار، ج04، ص273، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم